سوال

(19)آں حضرت ﷺ نے افلح، رباح، یسار، نجیح نام رکھنے کی ممانعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آں حضرت ﷺ نے افلح، رباح، یسار، نجیح نام رکھنے کی ممانعت

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آں حضرت ﷺ نے افلح، رباح، یسار، نجیح نام رکھنے کی ممانعت کی علت اور نہی کا سبب یہ بیان فرمایا۔ ''فانک تقول : أثم هو، فيقول : لا،، یعنی تم اس آدمی سے جس نے اپنے غلام یا عزیز کا نام افلح یا یسار یا نجیح رکھا ہے، کبھی یہ دریافت کرو اور پوچھو کہ کیا وہ (رباح مثلا) وہاں پر یا اس کے جگہ ہے؟ تو وہ آدمی وہاں پر غلام (افلح مثلا) کے موجود نہ ہونے کی صورت میں کہے گا کہ نہیں۔ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ اس کا جواب ''لا،، ای لیس هناک افلح سن کر تمہارے دل میں تطیر (بدفالی) کا وسوسہ اور وہم آجائے کہ اب فلاح (کامیابی) یا آسانی (یسر) یا نفع (ربح) نہیں حاصل ہوگا۔ پس آپ نے تطیر سے محفوظ رہنے کی مصلحت سے ایسے نام رکھنے کی ممانعت کردی۔

ثم : بفتح االثاء، وقد تلحقها وقفاهاء السكت، فقال ثمه، وهو ظرف مكان بمعنى هناک، يشاربه الى المكان البعيد، نحو : وأزلفنا ثم لأخرين،، أي في المسلک الذي سلكه موسى وقومه، وهو ما بين الماء ين وسط البحر.

أثم ہو کی ترکیب یہ ہے۔ احرف : استفهام ثم : مفعول فیہ کائن محذوف کا، کائن اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، هو : بتدا موٴخر۔ بتدا موٴخر، خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ۔

(عبیداللہ رحمانی 22 10 1965ء) (نقوش شیخ رحمانی ص: 53 54)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 57

محدث فتویٰ